

# اہلحدیث اور قادیانی مذہب

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (دہلی)

(مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلیہ روہ۔ حیدرآباد۔ اے پی)

﴿ یہ کتاب کرم مطبع غزالی یادگار دہلی مفتی سجاد اعظم تاجدار اہلسنت امام المسکتین  
 حضور شیخ الاسلام سلطان الشان رئیس المسکتین علامہ سید محمد فی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴾

نام کتاب: الجہدیت اور قادیانی مذہب  
 تصنیف: ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی  
 ناشر: شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (کتبہ انوار المصطفیٰ - مغلپورہ حیدرآباد)  
 قیمت: Rs. 15

### فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۲۱	الجہدیت اور قادیانی مذہب	۳	اعتقاد و ختم نبوت
	میں ایک مجلس کی تین طلاقیں	۵	آخری نبی اور آخری کتاب
۲۲	الجہدیت پر قادیانی کی ہمت	۹	نام نہاد الجہدیت اور قادیانی
۲۳	قادیانیوں سے مشابہت	۹	فتنوں کا سرچشمہ
۲۳	امر قسری کی تفسیر - تفسیر مرزائی	۹	غیر مقلدیت کے ملین سے قادیانی پیدا
۲۳	غیر مقلد کے قادیانی استاذ	۱۱	الجہدیت (غیر مقلدیت) کا انجام
۲۷	الجہدیت کی قادیانی کے پیچھے نماز	۱۳	امام اعظم ابوحنیفہ کے گت خوں کا انجام
۲۷	کافر بھی اب ان کو کافر کہتے ہیں	۱۳	مذہب الجہدیت میں قادیانی عورت سے نکاح
۲۸	اکبر اہل حدیث احمدی	۱۶	مذہب الجہدیت میں قادیانی کے پیچھے نماز
	(قادیانی) ہوئے ہیں	۱۸	الجہدیت کی نظر میں قادیانی مسلمان ہیں
۲۹	قادیانی اور الجہدیت میں شہداء کے قتل	۱۹	مرزا غلام احمد قادیانی کا نکاح غیر مقلد
۳۰	شیعہ میں الصلوٰۃ		میواں نذر حسین دہلوی نے پڑھایا
۳۰	فوت شدہ نمازیں	۲۰	مذہب الجہدیت قادیانی و شیعہ بھی نکلی ہیں
۳۱	الجہدیت اور قادیانی کے انوث	۲۱	الجہدیت اور قادیانی مذہب کے
	رہتے		انتکادی و فتنی مسائل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين  
وعلى آله واصحابه اجمعين أما بعد

## عقیدہ ختم نبوت

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رُّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ﴾  
(احزاب/۴۰) محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں اللہ کے رسول  
ہیں اور سب نبیوں میں ختمیے (کنز الایمان - فاضل دہلوی)

محمد رسول اللہ (ﷺ) کو خاتم النبیین (آخری نبی) ماننا اور آپ کے بعد کسی نبی کے  
پیدا ہونے کو جائز نہ سمجھنا ضروریات دین سے ہے۔ حضور (ﷺ) کے زمانہ میں یا اس  
کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا جو شخص حضور (ﷺ) کے زمانہ میں یا حضور (ﷺ)  
کے بعد کسی کو نبوت ملنے کو مانے یا کسی سے نبی کے آنے کو ممکن مانے وہ شخص کافر ہے۔  
اس بات پر سب اُمت کا اجماع ہے کہ حضور (ﷺ) کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ  
کرے گا 'کذاب ہوگا' و قاتل ہوگا اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا اُس کو اپنا رہبر  
تسلیم کرنے والا یا اُس کے بارے میں ذرا سی لکھ رکھنے والا بھی کافر اور بد دین ہوگا۔  
منکر ختم نبوت بانی دارالعلوم دیوبند محمد قاسم نانوتوی نے 'تھذیب الناس' میں عقیدہ  
ختم نبوت میں شکوک و شبہات پیدا کرنے اور شرب لگانے کی مذموم کوشش کی ہے۔

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلیم سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر  
روشن ہوگا کہ تقدیم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں حضور نبی کریم (ﷺ)  
کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا

تجزیر الناس کی مفصل عبارت اور اس پر مدلل نقد و نظر ملاحظہ کرنے کے لئے حضور ﷺ الاسلام علامہ سید محمد فیاضی جیلانی کا رسالہ ”نظر یہ ختم نبوت اور تجزیر الناس“ ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ یہ مقام تعلیلات کا قفل نہیں۔

تجزیر الناس کے ذریعہ قاسم نانوتوی نے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ آیت کریمہ میں خاتم النبیین کا یہ معنی سمجھنا کہ حضور اقدس ﷺ سب سے پہلے نبی ہیں یہ تو نا سمجھ لوگوں کا خیال ہے۔ سمجھدار لوگوں کے نزدیک یہ معنی غلط ہیں کیونکہ زمانہ کے لحاظ سے سب سے پہلے یا سب سے پیچھے ہونا اپنے اندر بالذات کوئی فضیلت نہیں رکھتا۔ اب تک تمام اگلے پہلے اولیاء علماء اور عوام اہل اسلام کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ آیت کریمہ میں خاتم النبیین کے صرف یہی معنی ہیں کہ حضور ﷺ سب سے پہلے نبی ہیں۔ یہی معنی تمام ائمہ اسلام، صوفیاء، عظام، متکلمین، فہم فقہائے اعلام اور مفسرین عالی مقام نے بتائے۔ یہی معنی صحابہ کرام نے تابعین کو سمجھائے بلکہ یہی معنی سنیوں حدیثوں سے ثابت ہے۔ الغرض خاتم النبیین کا یہی معنی مراد لینا ضروریات دین میں سے ہے لہذا جو شخص اس معنی کے علاوہ کوئی دوسرا معنی بتائے وہ شرعی اصطلاح میں کافر و مرتد ہے۔ قاسم نانوتوی نے اسی اجماعی التلانی معنی کا انکار کرتے ہوئے قرآن مجید حدیث شریف اور لغت عربی کے خلاف خاتم النبیین میں خاتم کا ایک نیا معنی خاتم ذاتی گڑھا ہے۔ اس اعتراض کے ساتھ کہ یہ معنی آفرین خود انبی کی اپنی ذاتی کاوش کا نتیجہ ہے اس نئے معنی کو ثابت کرنے کے لئے تجزیر الناس میں پورا زور لگا دیا ہے۔ نبی آخر الزماں حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں (حدیثی اور) کوئی نبی تھا اور نہ ہی آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا۔ قاسم نانوتوی نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد بھی دوسرے نبی کا امکان ظاہر کیا ہے، عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرتے ہوئے

جموئی نبوت کا ذرا ترہ کھولا اور نام نہاد احمدیٹ کے پتہ وزدہ اور فنی نڈیر احمد کے تربیت یافتہ مرزا غلام احمد قادیانی کو داخل کر دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی پہلے غیر مقلد تھا بعد میں نبوت کا دعویٰ کر کے داخل جہنم ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انبیائے کرام کی شان میں بھی نہایت بے باکی کے ساتھ گستاخیاں کیں خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اور آن کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ مریم رضی اللہ عنہا کی شان طویل میں بہت سی بیہودہ کلمات استعمال کئے۔ نبوت کا دعویٰ دراصل قرآن مجید کا انکار اور حضور ﷺ کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے۔

آخری نبی اور آخری کتاب : ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُنْجِي إِلَيْهِ أَتَى إِلَهُ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ﴾ (۱۱۱ عیلا / ۲۵)

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول مگر یہ کہ ہم نے وہی بھیجی اس کی طرف کہ بلاشبہ نہیں ہے کوئی خدا (لائی عبادت) بجز میرے پس میری عبادت کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اعلان توحید کی ترویج اور اشاعت کے لئے اپنے نبیوں اور رسولوں کے بھیجنے کا سلسلہ جاری کیا اور ہر نبی نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی ہے۔ توحید کی یہ دعوت جو میرا رسول مکرّم حصّیں سے رہا ہے یہ کوئی انوکھی دعوت نہیں بلکہ نبوت و رسالت کا سلسلہ جب سے شروع ہوا ہے اور جو حضرات اس منصب پر فائز ہوئے ہیں سب نے اپنے اپنے زمانہ میں اپنے اپنے قبیلوں قوموں کو یہی دعوت دی ہے شرائع و احکام میں حالات کے پیش نظر تبدیلیاں ہوتی ہیں لیکن عقیدہ توحید میں سر نہ کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ہر نبی پر وہی آتی تھی نبوت کے لئے وہی لازم و ضروری ہے حضور نبی کریم ﷺ پر وہی کا سلسلہ ختم ہو گیا اور باب نبوت بند ہو گیا۔ سلسلہ نبوت

بند کرنے کا فیصلہ اس ذات والا صفات کا ہے جو کائنات کی ہر چیز سے واقف ہے اور ان تمام امور سے بھی باخبر ہے جن پر عالم انسانیت کی فلاح و بقاء کا انحصار ہے۔ اس لئے اس کے فیصلے اہل ہیں وہ منسوخ نہیں ہو سکتے۔ ان میں کسی تضمیم کی قطعاً گنجائش نہیں۔ آیت کے اس طرز بیان سے ایک اہم اصولی مسئلہ بھی نقل آیا کہ حضور نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کی وحی آخری وحی ہے کیونکہ اس آیت میں **مِنْ قَبْلِكَ** کی قید لگی ہوئی ہے **مِنْ بَعْدِ** کا اشارہ نہ کیا ہے۔

اگر ختم نبوت اور انقطاع وحی کا دوسری آیات میں صراحۃً ذکر نہ بھی ہوتا تو قرآن کا یہ طرز ہی اس مضمون کی شہادت کے لئے کافی تھا۔

﴿وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَيَأْتِيَهُمْ يُؤْفَقُونَ﴾ (البقرہ/۱۳۰) اور وہ جو ایمان لائے ہیں اُس پر (اے حبیب ﷺ) جو آتا رہا گیا ہے آپ پر اور جو آتا رہا گیا آپ سے پہلے اور آخرت پر بھی (وہ یقین رکھتے ہیں۔ اس آیت میں حضور ﷺ کی ختم نبوت کی قین وکیل ہے کیونکہ وحی جس پر ایمان لانا ضروری ہے وہ یا تو حضور نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی یا حضور ﷺ سے پہلے۔ اگر نبوت کا سلسلہ جاری ہوتا تو حضور ﷺ کے بعد بھی وحی نازل ہوتی اور اس پر ایمان لانا ضروری ہوتا۔ اس صورت میں آیت **وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَمَا يُنْزِلُ مِنْ بَعْدِكَ**۔ اگر قرآن کے بعد کوئی اور کتاب یا وحی بھی نازل ہونے والی ہوتی تو جس طرح اس آیت میں گھپلی کتابوں اور وحی پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے اسی طرح آئندہ نازل ہونے والی کتاب اور وحی پر ایمان لانے کا ذکر بھی ضروری ہوتا بلکہ اس کی ضرورت زیادہ تھی کیونکہ تواریخ و انجیل اور تمام کتب سابقہ پر ایمان لانا تو پہلے سے جاری اور معلوم تھا اگر حضور ﷺ کے بعد بھی سلسلہ وحی اور

بہت جاری ہوتا تو ضرورت اس کی تھی کہ اس کتاب اور اس نبی کا ذکر زیادہ اہتمام سے کیا جاتا جو بعد میں آنے والے ہوں تاکہ کسی کو اشتباہ نہ رہے۔

مگر قرآن نے جہاں ایمان کا ذکر کیا تو حضور ﷺ سے پہلے نازل ہونے والی وحی اور پہلے انبیاء کا ذکر فرمایا بعد میں آنے والی کسی وحی یا نبی کا کہیں قطعاً ذکر نہیں پھر صرف اسی آیت میں نہیں بلکہ قرآن کریم میں یہ مضمون اوّل سے آخر تک مختلف مقامات میں آیا ہے۔ سب میں حضور ﷺ سے پہلے انبیاء پہلی وحی پہلی کتابوں کا ذکر ہے کسی ایک آیت میں اس کا اشارہ تک نہیں کہ آئندہ بھی کوئی وحی یا نبی آنے والا ہے جس پر ایمان لانا ہے۔

حضور اکرم ﷺ چونکہ خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں اسی لئے قرآن مجید بھی تمام کتابوں کی خاتم ہے اب کوئی اور کتاب کہیں اور کسی پر قیامت تک نازل نہیں ہوگی۔ حضور ﷺ کے بعد بھی نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو آپ امت کے سامنے دین اسلام کے سارے گوشے آشکارا کرنے کی شاید رحمت نہ فرماتے لیکن اب جبکہ نبوت کا ذرا ذرہ بند کر دیا گیا ہے اور حضور ﷺ ہی اس نورانی سلسلہ کی آخری کڑی ہیں تو آپ کی محبت اور الفت کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی چیز بھی اوصوری نہ رہنے دی جائے۔ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کے ان چند بنیادی عقیدوں میں سے ایک ہے جن پر امت کا اجماع رہا ہے۔ اگرچہ ہر قسمی سے امت اسلامیہ کی فرقوں میں ہلکتی رہی ہے۔ باہمی تعصب نے بار بار طغیانیوں کے امن و سکون کو درہم برہم کیا اور فتنہ و فساد کے شعلوں نے بڑے الٹا کہ حادثات کو جنم دیا لیکن اسے شدید اختلافات کے باوجود سارے فرقے اس پر متفق رہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی یا نبی نہیں آئے گا۔ چنانچہ گذشتہ چودہ صدیوں میں جس نے بھی جتنے کاموں کی اس کو نمرہ قرار دے دیا گیا اور اس کے خلاف علم جہاد بلند



کر کے اس کی حیوانی عظمت کو خاک میں ملا دیا گیا۔ مسئلہ جب نبوت کا دعویٰ کیا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مناجاتی پر واسطے بغیر اس کے خلاف لشکر کشی کی اور جب یحییٰ کا سانس لیا جب اس جھوٹے نبی کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ویکٹ اس جہاد میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمان بھی شہید ہوئے۔ جن میں پیگلوں کا قمر آن اور پھیل المرتبت صحابہ تھے لیکن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنی قربانی دے کر بھی اس تختہ کو کچلا ضروری سمجھا۔ آپ کو مصداقیت سے دیکھ رہے تھے کہ اگر ذرا سا تباہی برتا تو یہ امت پیگلوں گرد ہوئی میں نہیں پیگلوں امتوں میں بٹ جائے گی۔ ہر امت کا اپنا نبی ہو گا اور وہ اسی کی شریعت اور سنت کو اپنائے گی۔ اس طرح اس رسالت للعالمین کے زیر سایہ اسلام کے پلٹ فارم پر انسانیت کے اتحاد کی ساری امیدیں ختم ہو جائیں گی اور اِنْسِ زَسْؤْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ حَقِيْقًا کا سہا ہنسر بھی نظر نہیں آئے گا۔ یہ بات بھی مد نظر رکھنی چاہیے کہ مسئلہ حضور ﷺ کی نبوت کا منکر نہیں تھا بلکہ اپنے دعویٰ نبوت کے ساتھ ساتھ وہ حضور ﷺ کی رسالت کو بھی تسلیم کرتا تھا چنانچہ حضور خاتم الانبیاء والرسول کی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں اس نے جو عمر بعد رسالت خدمت کیا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں: **مَنْ مَسِيْلَمَةُ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰی مُحَمَّدٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ** کہ یہ خدا مسیلہ کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کا رسول ہے محمد رسول اللہ کی طرف لکھا جا رہا ہے۔

علامہ طبری نے اس امر کی بھی تصریح کی ہے کہ اس کے ہاں جو اذان مزون تھی اس میں **اشھد ان محمدا رسول اللہ** بھی کہا جاتا تھا۔ بایں ہمہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کو مرتد اور واجب القتل یقین کر کے اس پر لشکر کشی کی اور اس کو اصل الجہنم کر کے آرام کا سانس لیا۔

اسلام کی چودہ صد سالہ تاریخ میں جب بھی کسی سر پھرے ظالم آزمایا فتنہ پرداز نے اپنے آپ کو نبی کہنے کی جرأت کی اس کو قتل کر دیا گیا۔



### نام نہاد اہلحدیث اور قادیانی :

نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) ایک نو پیدا نہیں مانوس فرقہ شاذ ہے۔ یہ فرقہ تمام (۲۷) گمراہ فرقوں کا مٹوہ ہے۔ جس طرح ایک شخص کئی جسمانی امراض میں مبتلا ہو کر امراض کا مجموعہ ہو سکتا ہے مثلاً ایک ہی شخص کو ٹی، ہڈ، پیر، شوکر، السر، امراض قلب، امراض معکام، امراض جگر، آنکھ، ناک اور کان کے امراض ..... ہو سکتے ہیں اسی طرح ایک فرد (خواہ وہ مقلد ہو یا غیر مقلد) کئی روحانی امراض میں مبتلا ہو کر بدعتیہ گئیوں کا مجموعہ و مرکب بھی ہو سکتا ہے یعنی رفض، تلطیہ، خروج، ہایت، قادیانیت ..... ساری بدعتیہ گئیوں کا مٹوہ و مٹوون ہو سکتا ہے۔ یہ فرقہ اپنے آپ کو اہل حدیث بتاتا ہے جب کہ تمام مسلمان اسے غیر مقلد و ہانی اور لادھب کہتے ہیں۔

قتلوں کا سرچشمہ : سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین کا راستہ اور طریقہ نہ صرف اصراط الذین انعمت علیہم ﷺ کا مصداق ہے بلکہ ان حضرات کی پیروی و ہدایت کے قلعہ ہے جس کے اندر رہنے والا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملے ملے قتلوں سے محفوظ اور مامون رہتا ہے اور جب کوئی شخص ان مخالفی حد و کو پھیلائے جاتا ہے تو نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کس گڑھے میں جا گرے گا۔ نام نہاد اہلحدیث نے اپنا حق اللہ کی رسی اپنی گردن سے کیا اتاری کہ جو شخص جس حکمرانی کی زد میں آیا اسی کے چال میں گرفتار ہو گیا۔

### غیر مقلدیت کے بطن سے قادیانی پیدا ہوئے :

نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) کے بارے میں محمد سعید الرحمن علوی دیوبندی لکھتے ہیں :

’دعویٰ تو اہلحدیث ہونے کا ہے لیکن حالت یہ ہے کہ پیچیدہ، انکار حدیث قادیانیت سمیت اکثر و بیشتر فرقوں کے ہانی غیر مقلدیت کے بطن سے پیدا ہوئے‘ (پیر احمد - اہلحدیث اور انگریز (مقدمہ) ص ۳)

محمد حسین دلاوی لکھتے ہیں :

’سرسید کا مذہب (نیچریت) اسلامی دنیا کو معلوم ہے کہ عقلی تاویلات اور ملاحد و یارپ کے خیالات تھے چند روز انہوں نے اہل حدیث کہلا دیا‘  
 ’قادیان میں مرزا پیدا ہوا تو اس کو بھی اہل حدیث کے مولوی حکیم نور الدین بھیروی اور مولوی احسن امرہ بھوی بھوپالی نے حکم دیا لیکھ گیا۔  
 فقہ انکار حدیث (پتلا لوی مذہب) نے مسجد چٹیا نوالی میں جو الجھڑیٹ کی مسجد ہے جنم لیا اور پٹو و حکم الدین و غیرہ (جو اہل حدیث کہلاتے ہیں) کی گود میں نشو و نما پایا اور یہی مسجد بانی مذہب پتلا لوی کا بیڑا گزار بنا دیا گیا‘  
 (احسان النبی طبر اسی مسجد کے خطیب تھے) (اشادۃ السنۃ ج ۱۹ شمارہ ۸ ص ۲۵۲)

برٹش گورنمنٹ کے انعام یافتہ و قادیان میں نذر حسین دہلوی کو وہابیت اور ترک تہذیب کی راہ پر لگانے میں سرسید احمد خاں کا بھی ہاتھ تھا۔ پروفیسر محمد ایوب قادری لکھتے ہیں :  
 ’سرسید احمد خاں ایک ممتاز اہل حدیث عالم (غیر متقلد) محمد ابراہیم آروی کو اپنے ایک مکتوب مؤرخہ ۱۰ فروری ۱۸۹۵ء میں لکھتے ہیں :

’جناب سید نذر حسین دہلوی صاحب کو میں نے ہم چڑھا دیا ہے۔ وہ نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے مگر اس کو سخت پڑی جانتے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ نہایت افسوس ہے کہ جس بات کو آپ لیک جانتے ہیں لوگوں کے خیال سے اس کو نہیں کرتے۔ جناب مدو ع میرے پاس تشریف لائے تھے۔ جب یہ گفتگو ہوئی میں نے سنا کہ میرے پاس سے اٹھ کر وہ جامع مسجد میں مصر کی نماز پڑھنے گئے اور اس وقت سے رفع یدین کرنے لگے‘  
 (محمد ایوب قادری۔ بریک گل سرسید لبر۔ گل لائی۔ اردو کالج کراچی ص ۲۸۵)

یاد رکھئے ! کائنات کو پھول کہہ دینے سے پھول نہیں بن جائے گا۔ کھانا کھائی رہے گا۔

بھید اسی طرح اعتزال و خروج اور رخص و تشیع کو سنت و سلیک (اہل حدیث) جیسے پاکیزہ اور مقدس نام دینے سے یہ باطل ٹھہریے قابل احترام نہیں بن سکتے۔

چکا تو یہ ہے کہ نام نہاد اہلحدیث مذہب کی اصل بنیاد یہی رد و تہذیب اور رد و مقلدین پر ہے۔ اگر آپ کلید (اگر اربہ) کے منکر اور مقلدین (حقانی، ثنائی، مانگی اور ضلی) کے سخت دشمن ہیں تو آپ ان کے تولے میں بڑی قدر کی نگاہ میں دیکھے جائیں گے۔ سو قتل معاف۔ لیکن اگر آپ کسی امام کے مقلد ہوں اور دنیا بھر کی ساری عیالیاں اپنے ایمان سے میں بیٹ کر گئی ہیں تو آپ سب کچھ ہیں مگر مومن نہیں ہیں۔ (لہذا اللہ)

یہی وجہ ہے کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا ملعون مرتد غلام احمد قادیانی جو کہ غیر مقلد بھی تھا اس کو کچھ اللہ امر تسری نہ صرف مسلمان سمجھتے تھے بلکہ قادیانیوں کو بھی جانتے تھے۔ (رسالہ ملامت روایتی ص ۳۷ مؤلف ثناء اللہ امر تسری)

**اہلحدیث (غیر مقلدیت) کا انجام :** اہلحدیث لوگوں کا خیال کہ معاذ اللہ صحابہ کرام کے اجتماعات غلط تھے ایمان کے لئے زہر قاتل ہے۔ اہلحدیث افراد نے سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے اعمال کو بدعت اور گمراہی قرار دیا اور ان صحابہ کرام پر سخت چوٹیں ماری ہیں حالانکہ مومن کی خصوصیت قرآن کی رو سے اس دعا کے مطابق ہونی چاہئے کہ ﴿وہبنا العفو لکما ولاخواننا الذین سبقونا بالايمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف الرحیم﴾ (حشر: ۱۰) اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں بخش دے اور ہمارے دل میں مومنین کے لئے کوئی کھوٹ نہ رکھ۔ چنگ اے رب! تو نرمی والا مہربان ہے۔

یہ آیت اس بات کو حتمی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا واجب ہے اور ان کے بارے میں کلمات خیر کہنا عین ایمان کا تقاضا ہے۔

انہوں ! اہلحدیث غیر مقلدین، مومنین میں سے سابقین الاولین کے لئے بھی اپنے دل میں کھوٹ رکھتے ہیں اور یہ لوگ بھی قادیانیوں کی طرح اسلام کی مایہ ناز ہستیوں کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں۔ کئی امور میں قادیانی اور اہلحدیث ایک ہی صف میں ہیں۔ صحابہ کرام اور خلفائے راشدین کے بارے میں غیر مقلدوں اور قادیانیوں کے نقطہ نظر اور شبہات میں ہم آہنگی نظر آتی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ دونوں فرقے احمد دین کی تہذیب کے منکر ہیں۔ قادیانی بھی تہذیب کا انکار کرتے ہیں اور غیر مقلدین بھی تہذیب کے منکر ہیں اور اسلاف امت سے بیزاری اور بدامنامی کا اور ان کی شان میں جرأت و گستاخی کی سب سے بڑی وجہ یہی عدم تہذیب ہے۔ جس کسی شخص یا فرقہ میں عدم تہذیب کا رجحان پیدا ہوگا اس کی زبان و قلم کا اسلاف کے بارے میں بے پاک ہو جانا قطعی اور یقینی ہے۔

صحابہ کرام اور ائمہ عظام سے گیند رکھنے والوں کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے۔ آپ گو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ غیر مقلدوں کا ایک زبردست دلیل اور عالم محمد احسن امروہی مفتی جس نے تہذیب کے خلاف مصباح الادلہ لدفع الادلۃ الاذلۃ نامی کتاب میں منکلی مسلک پر احتجاجی بے پاکانہ جملے کئے تھے اس نے اخیر عمر میں قادیانی دھرم قبول کر لیا تھا۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی پہلے غیر مقلد تھا (اپنی مذہب احمد کا تربیت یافتہ تھا) بعد میں نبوت کا دعویٰ کر کے داخل جہنم ہوا۔ اسی طرح غیر مقلد مولوی اسلم جہاچ پوری مرتے وقت منکر حدیث کی صف اول میں شامل ہو گیا تھا۔

محمد حسین بانالوی نے اپنے رسالے "اشاہد النبی" کی جلد ۱ شمارہ ۲ صفحہ ۵۳ پر لکھا ہے:

'مجھے برس کے تجربے سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجید مطلق اور مطلق تہذیب کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں ان میں بعض عیسائی اور بعض لادھرم بن جاتے ہیں جو کسی دین و مذہب کے پابند نہیں رہتے اور احکام شریعت سے فسق و خروج تو اس آزادی کا کوئی نتیجہ ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ کے گستاخوں کا انجام : غیر مقلد محمد حسین بنالوی کا حقیقت پر مبنی تبصرہ ملاحظہ فرمائیں جو انہوں نے پچیس (۲۵) برس کے تجربے کے بعد محسوس کیا ہے کہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرتے والے ضرور نرتر ہو جاتے ہیں۔ نرسید احمد خان (نچری) اور غیر مقلدین کے پتہ درپہ مرزا غلام احمد قادیانی کی مثالیں پیش نظر رکھ کر غیر مقلد محمد حسین بنالوی لکھتے ہیں:

پچیس برس کے تجربے سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ سب علمی کے ساتھ مجتہد مطلق اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں ان میں بعض عیسائی اور بعض لاندہ بے بن جاتے ہیں جو کسی دین و مذہب کے پابند نہیں رہتے اور احکام شریعت سے فسق و خروج تو اس آزادی کا ادنیٰ نتیجہ ہے۔ (محمد حسین بنالوی۔ اثبات الدین احمد (۱۱ شمارہ) ص ۵۳)

مذہب احمدیہ میں قادیانی عورت سے نکاح جائز ہے :

الْكَفَرُ بِلَهٍّ وَاحِدَةٍ اسلام کے مقابلے میں تمام کفار آپس میں ایک ہی ملت ہیں سب باہم جسد واحد ہے ایک جسم ہے ایک دماغ ہے ایک فکر ہے ایک مزاج ہے اور اسلام دشمنی میں اور اسلام کے خلاف سازشوں اور منصوبوں میں سب متحد و متفق ہیں۔ خوارج قادیانی غیر مقلدین و بابی معتزلہ سب باطل فرقے اختلافات کے باوجود اسلام (اصل شقت و ہماحت) کے مقابلے میں آپس میں متحد و متفق ہیں۔ سب کے آپس میں تعلقات ہیں رشتہ داریاں ہیں یا بھی نہ ہوتیں ہیں۔ قادیانی جماعت قسم نبوت کی منکر ہے۔ مرزا غلام احمد کو یہ لوگ جی مانتے ہیں۔

اُن کے ہتھیار تو بھی کفر یہ ہیں۔ یہ جماعت باحق اہل سنت و جماعت کا قرا اور خارج از اسلام جماعت ہے۔ کافروں کی عورت سے نکاح جائز نہیں۔ قرآن میں اس کی تصریح موجود ہے مگر نام نہاد اہلحدیث غیر مقلدین کے پیشوا ثناء اللہ امرتسری کا عقیدہ تھا کہ قادیانی عورت (مرزا آن) سے نکاح درست و جائز ہے۔ لکھتے ہیں :-

’اگر عورت مرزا آن ہے تو علماء کی رائے ممکن ہے مخالف ہو میری ناقص علم میں نکاح جائز ہے‘  
(انفار الجند سے امرتسرہ ۲ نومبر ۱۹۳۳ء)

سوال یہ ہے کہ قادیانی لوگ مسلمان ہیں کہ کافر۔ اگر مسلمان نہیں ہیں اور بھی نہیں ہیں بلکہ وہ کافر ہیں اور اُن کے کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں تو پھر کافرہ عورت سے کسی مسلمان مرد کا نکاح کیسے درست ہے؟ یہ تو صریحاً قرآن کا معارفہ ہے اور حکم خداوندی کا انکار ہے قرآن کا ارشاد ہے :

﴿وَلَا تَنْكِحُوا بَعْضَ الْكَافِرِينَ﴾ (الممتحنہ/۱۰)

اور نہ رکھو اپنے قبضہ میں مومن کافر عورتوں کے۔

اس آیت میں صاف تصریح ہے کہ کافروں سے نکاح جائز نہیں۔ تیسرا ارشاد وراثی ہے :  
﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ وَلَآئِمَةُ مُؤْمِنَةٍ حَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَعَلَّكُمْ تَوَدُّونَ ۚ حَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ﴾ (البقرہ/۲۲۱)

اور نکاح نہ کرو مشرک عورتوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور مسلمان ہو طری بہتر ہے مشرک آزاد عورت سے اگرچہ وہ بہت پسند آئے۔ اور نکاح نہ کرو دیا کرو اپنی عورتوں کا مشرکوں سے یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں اور یہی شک مومن غلام بھڑ ہے مشرک آزاد سے اگرچہ وہ پسند آئے تمہیں۔۔۔ وہ لوگ و ذراغ کی طرف مائل تھے ہیں اور



اللہ تعالیٰ اپنی توفیق سے جس اور مغفرت کی طرف نکالتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم کو لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان "سلفا" سے رشتہ لیا بھی کرتے تھے اور دیا بھی کرتے تھے، لیکن اب انہیں اس بات سے روک دیا گیا اور انہیں بتا دیا گیا کہ مانا کوئی مشرک عورت اپنے مال و دولت، محسن و بنیال اور اپنے فضل و کمال میں بڑھی ہوئی ہے لیکن اس کے شرک کے عیب نے اس کے تمام حسن و کمال کو بدنام کر رکھا دیا۔ اور مومن پر کہو رکھا ہوا ہے اس نے اس کی دوسری ہملہ خامیوں کی کسر نکال دی ہے اور یہی فرق مومن مرد اور مشرک مرد کا ہے۔

اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ جب میاں اور بیوی کے عقائد بالکل متضاد ہوں گے، ایک اللہ وحدہ لا شریک کا بندہ اور دوسرا ہزاروں انوں کا پرستار ہوگا تو ان کی کب نہج سکے گی۔ لہذا آج نہیں تو کل یہ کشتی کسی چٹان سے ٹکرانے لگی اور پاش پاش ہو جائیگی۔ نیز وہ دو قومیں ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہیں، ان کے افراد کو ایک دوسرے پر اعتماد کب ہوگا؟ اور وہ شادی جہاں یا بھی اعتماد نہ ہو جذبات اور امتلیں ایک دوسرے سے بالکل متضاد ہوں، وہ زیادہ دیر پائیں ہو سکتی، اسی لئے تم جذبات کی زد میں نہ بہ جاؤ اور اپنے مستقبل کو برباد نہ کرو۔

اگر مشرک عورت سے شادی زچائی تو وہ اپنی پوری کوشش کرے گی کہ وہ جمہیں اسلام سے زور گرداں کر دے اور عورت کے دام فریب میں تو بڑے بڑے سوراخوں کو پھرتے دیکھا ہے۔ اور تم نے اپنی جینی کسی مشرک سے بنیادی تو ممکن ہے اس کی ہیبت کا کوئی جھوٹا تہیاری جینی کے ایمان کی شمع بجھا دے۔ خود سوچو، یہ کتنا ناقابلِ برداشت خسارہ ہے۔ (گمراہ اور بدعتیہ مرد و عورت کا بھی یہی حکم ہے)۔ (تفسیر نبیاء القرآن)



صاحب تفسیر اشرفی حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی فرماتے ہیں:

”اس حقیقت کا سمجھ لینا تو ایک عام آدمی کے لئے بھی دشوار نہیں کہ نکاح کی وجہ سے شوہر اور بیوی دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ جسمانی اور ذہنی قرب ہوتا ہے اور دونوں ایک دوسرے کے عقائد، نظریات، افکار اور خیالات سے متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ حدیث ہے کہ مشرک و بدعتیہ و شوہر کے عقائد سے مسلمان بیوی متاثر ہو یا مشرک و بدعتیہ و عورت کے نظریات سے مسلمان شوہر متاثر ہو اس لئے اسلام نے یہ راستہ ہی بند کر دیا۔ اگرچہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسلمان شوہر یا بیوی سے مشرک و بدعتیہ و شوہر یا بیوی متاثر ہو جائے، لیکن جب کوئی چیز نفع اور نقصان کے درمیان واقع ہو تو نقصان سے بچنے کو نفع کے حصول پر مقدم کیا جاتا ہے اس لئے اسلام نے مسلمانوں اور سارے کافروں کے درمیان مناکحت کا معاملہ بالکل ہی منقطع کر دیا۔ ایمان کی سلامتی اور کفر کے خطرات سے بچنے کا یہی صاف اور سیدھا راستہ اور مناسب طریقہ ہے“ (تفسیر اشرفی ۲۶۴)

معلوم نہیں ثناء اللہ امرتسری کو ان آیات قرآنیہ اور ارشادات رہانی کی موجودگی میں یہ کہنے کی کیسے جرأت ہوئی کہ مرزائے قادیانی عورت سے نکاح جائز ہے، الا یہ کہ غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک قادیانی مسلمان ہیں۔ اگر یہ بات ہے تو غیر مقلدین اسی کا اعتراف کر لیں:

اپنا چہ و اگر تم بھی دیکھتے پھر کسی میں نہ کوئی کمی دیکھتے

مذہب اہلحدیث میں قادیانی کے پیچھے نماز جائز ہے!

غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک قادیانی عورت سے مسلمان کا نکاح جائز ہے

اسی نرم گوشہ کی دین ہے کہ اب موصوف یہاں یہ بھی کہتے ہیں کہ قادیانی کے پیچھے نماز چائز ہے:

’میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر کلمہ گو کے پیچھے اقداء چائز ہے چاہے وہ شیعوہ ہو یا مرزائی‘  
(انصار، جلد بیٹھ ۱۲/۱ اپریل ۱۹۱۵ء)

یعنی جو بھی کلمہ پڑھے خواہ اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو خواہ وہ ختم نبوت کا منکر ہو خواہ وہ قرآن کا انکار کرنے والا ہو خواہ وہ انبیاء و رسل کی شان میں انتہائی گستاخ اور بد زبان ہو غیر مقلدوں کا فتویٰ یہ ہے کہ وہ مسلمان ہی رہے گا اور اس کے پیچھے نماز میں اقداء کرنی جائز ہوگی وہ صرف یہ ہے کہ غیر مقلدین ساری بدعتیں کیوں کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ لیکن ائمہ اربعہ کی تقلید کرنے والا کافر و مشرک ہوگا۔ (نور باہد)

اس کو کہتے ہیں فقہی بے سیرت، علم و دانش کا کمال اور قرآن و حدیث پر مجتہد نہ لگا۔ مرزائیوں (قادیانیوں) کے پارے میں ثناء اللہ امرتسری کا موقف کیا تھا؟ غیر مقلد عہد العزیز مسکریڑی جمیعہ مرکز یہ اہل حدیث ہند کی زبانی سنئے۔ ثناء اللہ امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’آپ نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی؟ آپ مرزائی کیوں نہیں؟  
آپ نے فتویٰ دیا کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز چائز ہے؟ اس سے آپ خود مرزائی کیوں نہیں؟  
آپ نے مرزائیوں کی عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کو مسلمان مانا؟ اس سے آپ خود مرزائی کیوں نہیں ہوئے؟  
(میدالعزیز - فیصلہ ص ۳۶)

الہدیت کی نظر میں قادیانی مسلمان ہیں :

”اسلامی فرقوں میں خواہ کتنا بھی اختلاف ہو آخر کار نقطہ وحدت پر جو درجہ والذین معہ کا ہے سب شریک ہیں۔..... مرزا انبیل کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں مگر نقطہ وحدت کی وجہ سے میں اُن کو بھی اس میں (یعنی اسلامی فرقوں میں) شامل سمجھتا ہوں“ (الامجاد، جلد ۱، ص ۱۶) اور (۱۹۱۵ء)۔

نام نہاد الجہدیت چاروں امانوں کی تقلید سے انکار کرتے ہیں اسے گمراہی قرار دیتے ہیں اور ان میں سے چند تو وہ ہیں جو تقلید کو شرک و کفر ٹھہراتے ہیں۔  
مفتی شافعی مالکی اور حنبلی (چاروں ائمہ کے مقلدین) کو شرک قرار دیتے ہیں۔  
مرزا فی (قادیانی) چونکہ نام نہاد الجہدیت کے ملین سے پیدا ہوئے ہیں اسی لئے عقیدہ ہشتم نبوت کے منکرین کو مسلمان ثابت کرنے میں اپنا سارا زور لگا رہے ہیں۔

## مرزا غلام احمد قادیانی کا نکاح غیر مقلد میاں نذیر حسین دہلوی

نے پڑھایا : مؤلف تاریخ احمدیت رقمطراز ہے :

۱ (شادی کی) تاریخ طے پاگئی تو آسانی و ولہا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) دو خادم کی مختصر سی بارات لے کر وئی پہنچے۔ خواجہ میر ذرہ کی مسجد میں عصر و مغرب کے درمیان مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی نے گیارہ سو روپے مہر پر نکاح پڑھایا جو ضعف اور بڑھاپے کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے تھے اور وئی پر بیٹھ کر آئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موقع پر مولوی صاحب کو ایک مصلیٰ اور پانچ روپے بطور ہدیہ دیئے (تاریخ احمدیت ج ۲ ص ۵۶)

غلام احمد قادیانی غیر مقلد تھا اگرچہ اس کے مقلد نکاح کے وقت ہی خراب ہو چکے تھے اور نبوت کی دہلیز پر وہ قدم رکھ چکا تھا مگر چونکہ قادیانی غیر مقلد۔ اس لئے برٹش گورنمنٹ کے اہتمام یافتہ وفادار میاں نذیر حسین نے اس کی غیر مقلدیت کی رعایت میں باوجود فساد عقائد کے اس کا نکاح پڑھایا اور چونکہ ہم مذہب تھا اس وجہ سے اس کا نکاح پڑھایا۔ یہ بھی قبول کیا۔ اس زمانہ میں پانچ روپے کا نکاح پڑھائی کوئی معمولی ہدیہ نہیں تھا کہ میاں نذیر حسین آسانی سے انکار کر دیتے :

غیب اوروں کے جو چھتے ہیں وہ خود کو دیکھیں  
خمر نہ اٹھو پائے گا جب خود پہ نظر جائے گی

## مذہب اہلحدیث میں قادیانی و شیعہ بھی متقی ہیں !

غیر مقلد شہداء اللہ امر حسری کے نزدیک قادیانی و شیعہ بھی متقی ہیں لکھتے ہیں :

’حافظ عبد اللہ اور ان کے نامہ نگار کے نزدیک متقی کا دائرہ اتنا تنگ ہے کہ کوئی دائرہ اتنا تنگ نہ ہوگا۔ غیر مسلم تو متقی کی تعریف سے بالہدایہ خارج ہیں‘  
مسلم فرقوں میں سے رافضی، خارجی، معتزلہ، جہمی، قادیانی، عرشی، فرشی وغیرہ  
سب لوگ غیر متقی ہیں‘  
(رسالہ عالم رواجی/ ۳۷)

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت جبر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں ایک فرقے کے سوا باقی تمام (۷۲) فرقے والے جہنمی ہوں گے۔ غیر مقلد کی حد کشیدہ عبارت میں طور کریں کہ وہ رافضیوں، نہار جہاں اور قادیانیوں کو نہ صرف مسلمان اور مومن قرار دے رہے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ان کو اہل تقویٰ میں سے شمار کرتے ہیں اور ان کو متقی ہونے کا عقیدت مناسبت فرما رہے ہیں۔

اللہ اللہ ! غیر مقلدوں کا دین و ایمان اب یہ بھی گوارا کر رہا ہے کہ جو فرقہ اور جو جماعت انبیاء کو گالی دے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تہمت تراشے اور نبی ہونے کا دعویٰ کرے، صحابہ کرام پر سب و شتم کرنے، قرآن کا انکار کرے اور اس کے محرف ہونے کا قائل ہو، یہ فرقہ اور جماعت نہ صرف مسلمان ہو بلکہ وہ اللہ کے برگزیدہ بندوں میں سے شامل ہو کر اہل تقویٰ قرار پائے اور اس کا شمار مشیتوں میں سے ہو گا یا غیر مقلد شہداء اللہ امر حسری ہلسان حال عرض فرمادیں :

سکوت چھایا ہے انسانیت کی قدروں پر  
یہی ہے موقع اظہار آؤنگے بولیں

### الجمہدیت اور قادیانی مذہب کے اعتقادی و فقہی مسائل :

نام نہاد الجمہدیت (غیر مقلدین) مس قادیانیت کے جراثیم سرایت کر چکے ہیں جس کی وجہ سے بہت سے فقہی اور اعتقادی مسائل میں دونوں جماعتوں کے درمیان توافق پایا جاتا ہے اور یہی سچ دونوں باطل فرقوں کے مابین گہرے رواج کی نشاندہی کرتی ہے۔ نام نہاد جماعت الجمہدیت (غیر مقلدین) کے گمراہ کن عقائد اور ان کے عجیب و غریب کمراسیت زدہ عقائد نے فقہی مسائل ہم نے اپنی دیگر کتابوں میں تفصیلاً ذکر کر دیے ہیں احمد اربعہ (امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی تقلید سے آزاد جتنے بھی بد مذہب و بد عقیدہ فرقتے ہیں سب کے عقائد و مسائل تقریباً یکساں ہوتے ہیں بلکہ مختلف بد مذہب فرقوں کے افراد کی شکل و صورت میں بھی مشابہت پائی جاتی ہے۔ نیچری سرسید احمد خان، مدعی نبوت غلام احمد قادیانی، نام نہاد اہل قرآن منکرین حدیث (غلام احمد بریلوی، پکا الہی مذہب) فرقہ صدیقی و یدار، چند بیسیویہ، ..... نام نہاد الجمہدیت یہ سب فرقوں کے افراد کی صورتیں مسخ شدہ ہوتی ہیں۔ شکل و صورت، طبیعت و جبلہ میں مشابہت کے ساتھ ساتھ بد مذہب فرقوں کے افراد کے عادات و اطوار، مزاج و فطرت، کردار و گفتار، طبیعتیں و حرکاتیں، اخلاق، معاملات، برتاؤ اور رہن و کھن سب میں مماثلت پائی جاتی ہیں، سب بھائی بھائی نظر آتے ہیں، سب کی بولی بھی ایک جیسی ہوتی ہے بلکہ اوپر پہنچ کر سب کا شجرہ بھی ایک ہو جاتا ہے۔

### الجمہدیت اور قادیانی مذہب میں ایک مجلس کی تین طلاقیں :

ایک مجلس یا ایک طہر کی تین طلاقوں کے عدم وقوع کا مسئلہ ان مسائل میں سے ہے کہ جس میں نام نہاد الجمہدیت اور قادیانی ایک ہی صف میں کھڑے اور ایک ہی فضاء

میں آتے ہوئے نظر آتے ہیں :

کنہم جنس یا ہم جنس پر وار کبوتر یا کبوتر بار بار

نام نہاد الجحدیث اور قادیانی کے نزدیک تین طلاق سے ایک ہی طلاق پڑنے کی بنیاد اس اصول پر ہے کہ ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے اور اگر اس کے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اسے ضعیف کہہ کر رد کر دیا جائے اس لئے کہ انسان کی خاصیت ہے کہ وہ آسان کو پسند کرتا ہے اور وہ سب ہمارے مذہب کی آسانی دیکھ کر اپنا قدیم مذہب چھوڑ دیں گے اور ان کا نیا مذہب قبول کر لیں گے۔ عام طور سے لوگ تین طلاق دے چیتے ہیں پھر چاہتے ہیں کہ عورت ہاتھ سے جانے نہ پائے کیونکہ شریعت میں حلالہ کے بغیر عورت جا نہیں۔۔۔ تو اس سے ان نام نہاد الجحدیثوں اور قادیانیوں کو بڑی فحیرت معلوم ہوتی ہے لہذا یہ لوگ یہ صورت اختیار کر لئے کہ ایک دم تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنے کا حکم کریں تاکہ تین طلاق دینے والے حلالہ سے بچنے کے لئے ان کی طرف آجائیں۔

تین طلاق چاہے ایک مجلس یا ایک طہر میں دی جائیں یا متعدد اوقات میں دو تین ہی واقع ہوتی ہیں۔ جمہور فقہاء اور احمد از بعد امام ابوحنیفہ امام مالک امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مسلک یہی ہے۔

علمی میدان میں الجحدیث پر مرزا قادیانی کی سبقت

ایک الجحدیث (غیر مقلد) کی شہادت :

غیر مقلد مولوی ابوالخیر مراد علی نے ہی اہل حدیث امرتسر میں گھسا ہے :



’اگر جماعت اہلحدیث کے دکن مجھے بُرا نہ سمجھیں تو اُن سے مرزا  
آنجنابانی بھی ملے میدان میں سبقت لے گیا ہے۔ چند دنوں میں بالکل قلیل  
تعداد جماعت سے ایک اعلیٰ مشن قائم کر گیا ہے۔‘  
(اہل حدیث امرتسر صلی ۷۷، ۱۹۱۵ء)

مرزائیوں (قادیانیوں) سے مشابہت :

’اس جماعت (امامیہ) کی حقیقت دو جزوں پر مشتمل ہے۔ ایک جزو یہ کہ  
افراد امت مسلمہ کو خاص کر افراد اہلحدیث کو امامت کے سلسلے میں مشکوک  
کر کے منظم کیا جائے۔ یہ تو کسی حد تک قابل اعتراض نہیں ہے۔ دوسرے  
جزو یہ ہے کہ جو ان کے اس سلسلے میں مشکوک نہیں ہے وہ جاہلیت کی موت  
مرتا ہے۔ نجات سے محروم رہ کر جہنم میں داخل ہوتا ہے۔ یہ جزو بی شک قابل  
اعتراض ہے۔ اس جزو کی وجہ سے یہ جماعت قادیانی جماعت کے مشابہ  
ہو گئی ہے۔‘  
(اہل حدیث امرتسر صلی ۳۱۳/۳۱۴، ۱۹۳۷ء)

غیر مقلدین کی اہلحدیث کا نظریں کے مبلغ عبدالحمید اپنے فرقہ کی امامیہ پارٹی  
کے متعلق لکھتے ہیں :

’ان امامیہ اراکین خلافت (جن میں رفیق پسروری بھی شامل ہیں) کے  
نزدیک علماء اہلحدیث کو گالیاں دینے اور تمام اہل اسلام کو جہالت و کفر کی  
موت مارنے میں کسی مرزائی سے پیچھے نہیں ہیں۔‘  
(اہل حدیث امرتسر صلی ۷۷، ۱۹۳۸ء)

### غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر..... تفسیر مرزائی :

غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری (فاضل دارالعلوم دیوبند) کی تصانیف میں سے تفسیر القرآن بکام الرحمن عربی نے خوب شہرت پائی۔ اُن کے ہم مسلک اہل حدیث علماء نے اس تفسیر پر سخت تنقید کی۔ اہل حدیث کے وکیل محمد حسین بنا لوی لکھتے ہیں :

”تفسیر امرتسری کو تفسیر مرزائی کہا جائے تو بجا ہے، تفسیر پیکر الہوی کا خطاب دیا جائے تو روا ہے۔۔۔ اس کا مصنف اس تفسیر سراپا اللہ و تحریف میں پورا مرزائی پورا پیکر الہوی اور چھٹا ہوا بخیری (سرسید کے حقائق کو ماننے والا) ہے“  
(مہد الحق فونوی۔ ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۰۰ ہجری مکتبہ پرنس) ص ۴۳

عہد ۱۱ حدیث پوری اہل حدیث لکھتے ہیں :

”اور ثناء اللہ محمد زندقہ کا دین اللہ کا دین نہیں ہے۔ اس کا کچھ دین تو فلاسفہ و ہر یہ سرکش و صائین کا ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے دشمن ہیں۔ اور کچھ دین اس کا ابو جہل کا ہے جو اس امت کا فرعون تھا۔ بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔۔۔ پس وہ تکلم قرآن واجب العقل ہے“  
(ترجمہ ۱)  
(عہد ۱۱ حدیث پوری۔ فیصلہ الحجازیہ السلطانیہ۔ امام سرحدی برقی پرنس داہلہ دیوبند ص ۸)

### غیر مقلد عنایت اللہ اثری کے قادیانی اُستاد :

غیر مقلد عنایت اللہ اثری وزیر آبادی کو غیر مقلد حکیم فیض عالم صدیقی نے اپنی کتاب ”اختلاف امت کا المیہ“ میں اپنی جماعت کے جلیل القدر علماء میں شمار کیا ہے۔

غیر مقلد عنایت اللہ اثری وزیر آبادی اپنی ایک کتاب 'الجسر البلیغ فی حیات التلیغ' میں اپنے استاد کی فہرست پیش کرتے ہیں:

'قرآن مجید میں نے مولوی سراج الدین صاحب وزیر آبادی سے نیز حافظ محمد عبداللہ صاحب وزیر آبادی سے پڑھا ہے اور درزی کا کام اور تلک کاری ماسٹر کریم بخش صاحب وزیر آبادی سے سیکھا ہے اور پھر کچھ عرصہ تک حافظ غلام محمد وزیر آبادی (مرزائی - قادیانی) سے بھی سیکھا ہے' (الجسر البلیغ فی حیات التلیغ / حصہ اول ص ۱۰۰)

یہ جو حافظ غلام محمد وزیر آبادی ہیں اور غیر مقلد عنایت اللہ اثری وزیر آبادی کے استاد ہیں (مرزائی - قادیانی) تھے۔ انہوں نے غیر مقلد عنایت اللہ اثری کو قادیان کے سالانہ جلسہ میں بھیجا۔ حافظ غلام محمد اس نے اہم قادیانی تھے کہ ان کے پاس بڑے بڑے قادیانی آیا کرتے تھے۔ مشہور قادیانی خواجہ کمال الدین وکیل غلام رسول راجیکے اور دیگر مبلغین کی آمد و رفت رہا کرتی تھی۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے 'الجسر البلیغ ص ۲/۳ کا حاشیہ) ۱۹۱۶ء اپریل میں عنایت اللہ اثری قادیان گئے تو قیام اپنے دوست حافظ عبید اللہ احمدی وزیر آبادی (مرزائی - قادیانی) کے یہاں کیا۔ تفصیل عنایت اللہ اثری کی رہائی نیچے:

'بھادی (آخری) ۱۳۳۳ھ مطابق اپریل ۱۹۱۶ء میں مجھے قادیان جانا پڑا تو مولوی عبید اللہ صاحب احمدی وزیر آبادی (قادیانی) کے یہاں قیام کیا' چونکہ کئی دنوں تک قیام کا ارادہ تھا اس لئے دیگر سامان ضرورت کے ہمراہ ایک نیا جوتا بھی ہمراہ لے گیا تھا اور کبھی کبھی اسے بھی استعمال کرتا تھا کہ

پاکوں کے ساتھ مانوس ہو جائے ایک روز مسجد اقصیٰ (قادیان) سے وہ چوری ہوگئی اور کافی تلاش پر بھی وہ دستیاب نہ ہو سکا۔ مولوی عبید اللہ صاحب (قادیانی) نے دوستوں سے ذکر کیا کہ یہ میرے دوست بھی ہیں اور مہمان بھی ہیں اور میں بھی غیر احمدی۔ ان پر اس چوری کا کیا اثر ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ انہیں جوتی ہم خرید دیتے ہیں میں نے کہا کہ نہیں میں پرانی جوتی سے کام چلا لوں گا۔۔۔۔۔۔ احمدی علماء باری باری میرے پاس آتے اور باتیں کرتے رہتے۔ ایک دفعہ مولوی غلام رسول صاحب (قادیانی) میرے پاس تشریف لائے اور باتیں کرتے رہے اور فرمایا کہ میں آپ کے بالقابل جاہل ہوں۔ میں نے کہا کہ میں تو آپ کو عالم بلکہ جید عالم ٹھہراتا ہوں۔ آپ نے ایسا کیوں فرمایا؟ اگر انکساری ہے تو بھی ٹھیک نہیں (المجملہ المبلغ فی حیات المبلغ (صفحہ ۱۱۲)۔

قادیان کے اس طویل قیام میں عنایت اللہ اثری پر کیا کیا اثرات مرتب ہوئے وہ اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ قادیانی مولوی کو جید عالم کہہ کر مت بھرائی دے رہے ہیں۔ یہ استدلال بھی پیش کر رہے ہیں کہ عالم کو اپنے لئے بطور انکساری جاہل کا لفظ استعمال کرنا بھی نامناسب ہے۔ کیا یہ قادیانیوں سے متاثر ہونا نہیں ہے؟ بہر حال تعلقات میں وسعت پیدا ہوئی اور قادیانی خلیفہ میاں محمود احمد سے بھی یقیناً ایسی بے تکلفی ہوئی کہ اپنی بات کہہ سکیں چنانچہ وہ ڈھائی مہینے بعد رمضان المبارک سے چند دنوں پہلے خلیفہ قادیان سے کیا گفتگو ہوئی وہ غیر مقلد عنایت اللہ اثری ہی کی رہائی تھی:

### نام نہاد اہلحدیث کی قادیانی کے پیچھے نماز :

’رمضان المبارک سے کچھ روز پیشتر میں (غیر مقلد عنایت اللہ اثری) نے میاں محمود احمد صاحب (قادیانی) سے کہا کہ نماز تراویح مسجد اقصیٰ یا کہ مسجد مبارک میں ’میں‘ میں پڑھاؤں گا‘ آپ دوستوں میں اعلان فرما دیں۔ موصوف (قادیانی) نے فرمایا: آپ کی اقتداء میں کوئی نماز نہیں پڑھے گا کہ آپ نے (قادیانی مذہب پر) بیعت نہیں کی۔ میں نے عرض کیا کہ بیعت تو سوچ سمجھ کر ہوگی! بے سوچے بیعت کیسے کروں۔ نماز کا تعلق اسلام سے ہے بیعت سے نہیں۔ جب میں آپ کو مسلمان سمجھ کر اقتداء کر رہا ہوں تو آپ کو میری اقتداء سے کون سی چیز مانع ہے۔ فرمایا کہ ہمارا تو کوئی ایماء نہیں۔ تو (غیر مقلد عنایت اللہ اثری) اپنے طور پر ہمیں مسلمان قرار دیتا ہے اور ہمارا آزادانہ خیال ہے کہ تو (غیر مقلد عنایت اللہ اثری) کافر ہے اور میری اقتداء میں ہماری نماز نہیں ہو سکتی۔ میں نے عرض کیا کہ آپ اپنے خیال میں پالتے اور میں اپنے دین میں کمزور ثابت ہوا‘

(انکسار الحق فی سبیل اللہ جلد ۱/ ص ۱۲-۱۳)

کافر بھی اب اُن کو کافر کہتے ہیں : ائمہ اربعہ کی تہلیل کرنے

والے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنے والے غیر مقلد عنایت اللہ اثری ’قادیانیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں ذرا بھی کراہت محسوس نہیں کرتے۔ قادیانیوں کی خوشامدیں کر کے یہ سمجھتے تھے کہ قادیانی ہماری چال چلنی سے متاثر ہو کر امام باہلیس کے لیکن علیہ قادیان نے ساف انھوں میں اُن کو جو کافر کہا تو دن میں

تار سے نظر آ گئے اور اپنی کمزوری کا اعتراف کر کے گھر واپس آ گئے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ قادیانی بھی نام نہاد اجمہدیت کو کافر سمجھتے ہیں۔ نام نہاد اجمہدیت کا گستاخانہ لب و لہجہ دیکھ کر کافر بھی انھیں کافر کہتے ہیں۔

غیر مقلد عنایت اللہ اثری کو قادیانیوں سے جو تعلق تھا وہ اس شکست خوردگی کے بعد بھی قائم رہا۔ قادیانیوں کو بھی یقیناً ان سے بہت کچھ امیدیں وابستہ ہی رہی ہوں گی اس لئے آمد و رفت جاری رہی اور غیر مقلد عنایت اللہ اثری نے قادیان سے اپنا رشتہ توڑ انھیں ملاحظہ فرمائیے ان کی ایک تحریر :-

۱۹/ اگست ۱۹۶۲ء کو میں (غیر مقلد عنایت اللہ اثری) ظہر پڑھ کر مسرہ دار الاسلام کو بلوغ المرام پڑھا رہا تھا کہ دو مسافر تشریف لائے اور ظہر و عصر کو بصورت جمع پڑھا تو میں سمجھ گیا کہ یہ احمدی (قادیانی) ہوں گے چنانچہ قاری ہو کر ایک صاحب نے فرمایا کہ میں دیوبند سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ انہوں نے باتوں باتوں میں یوں بھی فرمایا تھا کہ اکثر اہل حدیث احمدی (قادیانی) ہوئے ہیں۔ میں نے کہا کہ مرزا صاحب تو سنی تھے؟ فرمایا کہ نہیں وہ بھی اجمہدیت ہی تھے! (البحر الملتقى جلد ۱۲/ ص ۱۵۶)

اکثر اہل حدیث احمدی (قادیانی) ہوئے ہیں :

’اکثر اہل حدیث احمدی (قادیانی) ہوئے ہیں اس دعویٰ کی تردید آج تک کسی اہل حدیث نے نہیں کی۔ اس لئے اس دعویٰ کو یہ کہہ کر رد نہیں کیا جاسکتا کہ یہ ایک قادیانی کی بات ہے اس نے یوں ہی کہہ دیا ہوگا۔ ایسا نہیں ہے خود عنایت اللہ اثری نے تردید نہیں کی اور نہ ہی وہ چار نام پوچھنے کی جرأت کی۔ اس سے اندازہ ہوتا کہ خود

عنایت اللہ اثری کو بہت سے اہل حدیث کا علم رہا ہوگا جو قادیانی ہو گئے ہیں۔ خود ان کے استاد ہی مرزا تھے۔ جتھہ کا جتھہ اہل حدیث سے قادیانی کیسے ہوا؟ اس کا جواب اہل حدیث کے بلند پایہ مولوی میر ابراہیم سیالکوٹی نے ان الفاظ میں دیا:

’اس سے پیشتر اسی طرح کے اختلاط سے جماعت اہل حدیث کے کثیر ائمہ و لوگ قادیانی ہو گئے تھے جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ ابتدا میں مولانا ابوسعید محمد حسین بنائووی نے مرزا نظام احمد قادیانی سے ان کو الہامی مان کر ان کی موافقت کی اور ان کی تائید میں اپنے رسالہ اشاعت السنۃ میں زوردار مضامین بھی لکھتے رہے جس سے جماعت اہل حدیث کے معزز افراد مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہو گئے۔‘  
(امکالہ نگہ و مصلحہ میر ابراہیم سیالکوٹی ص ۲۳/۲۴ بحوالہ رسائل اہل حدیث ص ۳۷ ج ۲)

جمع بین الصلوٰتین (قادیانی اور اہل حدیث میں اشتراک عمل):

جمع بین الصلوٰتین مسئلے میں قادیانی اور اہل حدیث دونوں ایک ہی کشمی میں سوار ہیں۔ قادیانی فرقے کے لوگ تین وقت نماز ادا کرتے ہیں اور اہل حدیث بھی تین وقت میں پانچ ادا کر لینا کافی سمجھتے ہیں یعنی اہل حدیث لوگ ظہر و عصر اور مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا کرنے کی کوشش کے قائل ہیں۔ نام نہاد اہل حدیث اور قادیانیوں کے مسائل میں توافق و اشتراک نظر آتا ہے۔ عنایت اللہ اثری نے دو مسافروں کو دیکھتے ہی کس عمل سے پہچان لیا کہ یہ قادیانی ہیں؟ وہی مشترک عمل جمع بین الصلوٰتین یعنی دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھ لو۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تحقیق کے مطابق جمع بین الصلوٰتین عرفات اور مزدلفہ میں بعض شرائط کے ساتھ مستون ہے کسی اور موقع پر جمع کا حکم نہیں دیا گیا۔



حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بلا عذر جمع بین الصلواتین کرے اس نے کہاڑ میں سے ایک گبیرو گناہ کیا۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ہر نماز اس کے وقت میں ادا کرے مقیم ہو یا مسافر، بیمار ہو یا تندرست۔ مگر الجحدیث اور قادیانی بحالت سفر ظہر و عصر ایسے ہی مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھتے ہیں، یعنی ظہر کے وقت میں ظہر و عصر ملا کر اور مغرب کے وقت میں مغرب و عشاء ادا کرتے ہیں۔ ان کا یہ عمل قرآن مجید کے بھی خلاف ہے اور احادیث صحیحہ کے بھی مخالف۔ ہر نماز اپنے وقت میں پڑھنا فرض ہے اور عدا کسی نماز کو اپنے وقت کے بعد یا پہلے پڑھنا بلا عذر سخت گناہ اور منہج ہے۔

رب تعالیٰ نماز کے اوقات کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى النَّاسِ كِتَابًا مَوْقُوتًا﴾ مسلمانوں پر نماز فرض ہے اپنے وقت میں۔

**فوت شدہ نمازیں :** (قادیانی اور الجحدیث میں اشتراک عمل) :

فرض نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنا واجب ہے۔ بلا عذر نمازوں کو اپنے اوقات سے مؤخر کر کے ادا کرنے والا سخت گہرے گناہ ہوگا۔ نمازیں اپنے اوقات میں ادا نہ کرے تو یہ نمازیں ساقطہ (ختم) نہیں ہوتیں بلکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ فوت شدہ نمازوں کی قضاء اولین فرصت میں پڑھے۔ الجحدیث اور قادیانوں کا مشترکہ عمل یہ ہے کہ نمازوں کی قضاء ضروری نہیں ہے یعنی اگر کوئی قصداً نماز چھوڑ دے اور پھر ان نمازوں کی قضاء کرے تو قضاء سے کچھ فائدہ نہیں۔ وہ نماز اس کی مقبول نہیں اور نہ اس نماز کا قضاء کرنا اس کے ذمہ واجب ہے۔ یہ بات سراسر بے عقلی پرستی اور غیر منطقی ہے کہ چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضاء نہ کرے۔ عورتوں پر ایام حیض و نفاس کے روزے معاف نہیں ہیں بلکہ مجبوری ختم ہو جانے پر روزے رکھنا فرض ہے۔

اگر اجدیٹ اور قادیانیوں کی دشمنی میں قضا کا لفظ نہ ہو تو کیا ایام حیض و نفاس کے روزے عورتوں پر معاف ہو جائیں گے اور عذر شمع ہونے پر مجبوری میں چھوڑے ہوئے روزے بھی معاف ہو جائیں گے؟

اجدیٹ اور قادیانیت میں مناسبت نہ ہوتی تو اجدیٹ ہی کیوں قادیانیت قبول کرتے اور اس کی تائید میں زوردار مضامین کیوں لکھتے؟

کچھ تو ہے جس کی پروا داری ہے

غیر مقلدیت کے بطن سے قادیانی پیدا ہوئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی غیر مقلد تھا اور بقول میرابراہیم سیالکوٹی 'بہاعت اہل حدیث کے معزز افراد مرزا کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔'

اجدیٹ اور قادیانی کے اٹوٹ رشتے : اہل حدیث اور قادیانیوں میں اٹوٹ رشتے ہیں اور ایک کو دوسرے سے ہمدردی ہے اس کا ایک اہم ثبوت اہل حدیث عنایت اللہ اثری کی کتاب 'عیون زمزم' ہے جس میں حضرت سیسی علیہ السلام کا باپ ثابت کرنے میں پوری توانائی صرف کر دی ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر قادیانی خوش ہو گئے۔ اجدیٹ عنایت اللہ اثری نے قادیانیوں سے رشتے استوار کرنے کے لئے یہ کدو کاوش کی ہے۔ اس مسئلہ میں دونوں کا نقطہ نظر ایک ہی ہے چنانچہ قادیانیوں نے اس کتاب کی خوب داد دی اور اس کو ایک جرأت مندانہ قدم قرار دیا 'یہی نہیں بلکہ اجدیٹ عنایت اللہ اثری سے یہ مطالبہ بھی کیا کہ ایک قدم آگے بڑھ کر حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت پر بھی ایک کتاب تصنیف فرمادیں۔ ایک مشہور قادیانی چودھری محمد حسن چیمہ وکیل گجرات نے قادیانی ماہنامہ 'روح اسلام' لاہور باہت ماہ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں 'عیون زمزم' کی مبالغہ آمیز تعریف و توصیف کرنے کے بعد لکھا ہے:

’ہم (قادیانی)‘ حافظ عنایت اللہ صاحب (اہل حدیث) سے یہ توقع بھی رکھتے ہیں کہ جہاں انہوں نے جرأت سے کام لے کر حضرت مسیح کا باپ ثابت کیا ہے وہاں وہ یہ بھی قرآن و حدیث ہی سے ثابت کر دیں گے کہ مسیح علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے ۷۰۰ برس قبل دنیوی زندگی کو خیر باد کہہ کر اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے۔ (الطریق الملتقى ص ۱۸۳)

قادیانیوں کے مشہور اور زبردست مبلغ کے الفاظ کو اہل حدیث عنایت اللہ اثری نے اپنی کتاب ’الطریق الملتقى‘ میں اپنا مدح سرائی میں نقل کیا ہے۔  
اللہ تعالیٰ تمام اہل اسلام کو اللہ ہیٹ اور قادیانی فتنوں سے محفوظ رکھے۔ (آخر ما و بہ الرحمن)  
وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَلِیْلِہٖ خَلِّیْہٖ نَسَمَہٗ وَالْہٖ وَسَلَّمْہٖ اٰمِیْن

(۹۲۸) مسلمات پر مشتمل محققانہ جائزو۔ متکاشیانِ راجح کے لئے ملک انٹریکٹیل قیمت تھوڑی

### فتنہ الہمدیث:

غیر مقلدیت اہل دور کا سب سے خطرناک فتنہ ہے جس نے انہارِ عرب یا خصوصاً امامِ مسلم ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ (اور حضراتِ کثیر) کے خلاف ہزاروں طعن و تحقیر اور تہمت طرانی کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ یہ اہل حدیث کے نام سے لوگوں کو قریب دیتے ہیں اپنے سوا سب کو شرک کہتے ہیں گھریلو فحشی و فحاش کہتے ہیں ان کے عقائد و مسائل سے واقفیت کے بعد غیر مقلدیت سے طعنا و تخریب ہوتی ہے۔ انہی مجتہدین ’محمد شین‘ اُمت اور اسلام کے مائلین سے مروی معتمد و مستند ہزار ہا حدیث و تفسیر ’موضوع‘ ’من گزشت‘ اور باطل قرار دیتے ہیں۔

جماعتِ الہمدیث کا قریب : الہمدیث اور شیعہ مذہب : قریانی اور الہمدیث

الہمدیث اور قادیانی مذہب : جماعتِ الہمدیث کا نیا دین

مذہبِ الہمدیث کے نسبی عقائد و مسائل اور پیچیدہ و رازوں سے واقفیت کے لئے منہ بجا ہوا کتابوں کا مطالعہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔